حضرت العلامہ سید محب اللہ شاہ راشدی

جماعت اہلحدیث پر اعتراضات کے جوابات

جماعت المسلمین اور اس کے امیر سے گہری عقیدت مندی تھی لیکن حال ہی میں ان دوستوں نے باقاعدہ جماعت اہل حدیث کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کیا ہے اس سے بہت دکھ ہوا جس کی تازہ مثال "جماعت المسلمین اور اہل حدیث میں بنیادی فرق" کے نام سے پمفلٹ ہے۔ بہرحال کسی صاحب نے متحدہ عرب امارات سے حضرت العلام الشیخ الحدیث محب اللہ شاہ راشدی مدظلہ سے جماعت المسلمین کے متعلق سوال پوچھا تھا جس کا سید صاحب نے بصیرۃ افروز اور مدلل جواب عنایت فرمایا اور اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی از راہِ عنایت احقر کو بھی علمی افادہ کی خاطر ارسال کی مطالعہ کے بعد جواب بمعہ سوال موقر جریدہ ترجمان الحدیث میں اشاعت کی غرض سے بھیج رہا ہوں تاکہ جماعت پر اعتراضات کے جوابات سے معزز قارئین بھی واقف ہو جائیں۔

(مولا بخش محمدی ضلع تھرپارکر)

سوال:- قرآن و حدیث میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ میں شامل ہونے والوں کا نام مسلم تجویز کیا ہے اور جگہ جگہ فرقہ بندی کی مذمت کی ہے اس کے علاوہ علمائے اہل حدیث کے کہنے کے مطابق اس کے علماء شرک و بدعات میں مبتلا ہیں اور یہ بھی کہ اہل حدیث ایک ناجیہ فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس لیے اب ہم کیوں نہ موجودہ تمام فرقوں کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کے مطابق موجودہ جماعت المسلمین اور اس کے امیر کے ساتھ شامل ہو کر مسلمانوں میں اتحاد کے لیے کام کریں۔

سائل ابو محمد نسیم احمد بن عبد الحکیم ۷/۸ دہلی کالونی کراچی
مقیم حال ص ب ۱۰۹۱ الشارقہ الامارات العربیہ متحدہ

الجواب بعون الکریم الوھاب بیدہ التوفیق وھو حسبی ونعم الوکیل۔
سوال کے اسلوب و انداز سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سائل نے اہل حدیث کو بھی ایک فرقہ سمجھ رکھا ہے حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ اہل حدیث کوئی فرقہ نہیں جس کی وجہ سے ان پر فرقہ بندی کا الزام عائد ہوتا ہو بلکہ یہ (اہلحدیث) لفظ محض ایک امتیازی لقب ہے جو ان کو اصحاب الرائے، مقلدین و مبتدعین سے ممتاز کرتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ لقب "اصحاب الحدیث" یا اہل الحدیث کا پتہ خیر القرون سے بھی ملتا ہے۔ حضرت امام احمدؒ سے پوچھا گیا کہ "ابدال" کون ہیں؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اگر وہ اہل الحدیث نہیں ہیں تو پھر مجھے پتہ نہیں کہ وہ کون ہیں۔ بلکہ اس لفظ کا صحابہ کرام کے مقدس دور میں بھی ثبوت ملتا ہے۔ تاریخ اسلام کی ورق گردانی سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ تابعین و تبع تابعین کے زمانہ میں بھی سلف و صالحین خود کو اصحاب الرائے و مقلدین سے ممتاز کرنے کی غرض سے خود کو اہل الحدیث یا اصحاب الحدیث کے نام سے موسوم کرتے تھے اس بات کے ثبوت کے لیے مقدمہ ابن خلدون اور دیگر کتب تاریخ کی ورق گردانی ضروری ہے۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ "حدیث" کا اطلاق قرآن و حدیث دونوں پر ہوا کرتا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے کہ فبای حدیث بعدہ یومنون (المرسلت) اور فلیاتوا بحدیث مثلہ ان کانوا صادقین نیز اللہ نزل احسن الحدیث (زمر) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ میں یہ الفاظ فرمایا کرتے تھے احسن الحدیث کتاب اللہ نیز قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا (التحریم پ ۲۸ ع) (یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو حدیث کہتا ہے) اسی طرح آپ سے ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ نے ایک بات دریافت فرمائی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تم اس بات کے متعلق مجھ سے پوچھو گے کیونکہ میں تیرا "حدیث" پر حرص جانتا ہوں بہرحال حدیث کا لفظ قرآن و حدیث دونوں پر بولا گیا ہے اس لیے ان محدثین کرام و فضلاء عظام نے یہی لقب اختیار کیا تھا تاکہ سننے والا معلوم کرلے کہ یہ جماعت صرف قرآن و سنت پر ہی عمل کرتی ہے۔ بخلاف اہل الرائے کے اور یہ بات مسلمہ ہے کہ آدمی کو جس نیک بات سے زیادہ تعلق ہوتا ہے اس کی طرف لفظ اہل سے منسوب ہوتا ہے ذیل میں صحیح بخاری کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں جس پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جس آدمی کو جس نیک کام سے زیادہ تعلق ہوتا ہے وہ اسی کام کی طرف لفظ اہل سے منسوب ہوتا ہے کہ

حضرت امام بخاری اپنی صحیح کے کتاب الصوم میں باب الریان للصائمین کے تحت حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت لائے ہیں جس میں ہے کہ،

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق زوجین فی سبیل اللہ نودی من ابواب الجنۃ یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوٰۃ دعی من باب الصلوٰۃ ومن کان اھل الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان ومن کان اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ الحدیث (صحیح بخاری جلد ۱ ص ۲۵۴ مطبع مجتبائی دھلی)

لہٰذا جو آدمی صرف کتاب وسنت سے بے پناہ شغف رکھتا ہے اور انہی دو چیزوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناتا ہے اور ہر فعل میں صرف ان دو چیزوں ہی کو فیصل تسلیم کرتا ہے تو اسے کیوں نہ "اہل حدیث" کہا جائے؟ اور خداوند قدوس کے فضل وکرم سے یہ امید ہے کہ بروز قیامت ان کو "باب الحدیث" سے پکارا جائے گا۔ اس سے بڑی اور کیا سعادت ہو سکتی ہے! یہ بات تو پہلے ہی واضح کی جا چکی ہے کہ کتاب وسنت دونوں کو لفظ "حدیث" شامل ہے۔ باقی اگر "اہل قرآن" کا لقب دیا جاتا تو یہ لفظ صرف قرآن پر ہی خصوصیت سے دلالت کرتا ہے اور سنت کی طرف کوئی اشارہ نہیں ملتا الحاصل کہ ان وجوہات کو مدنظر رکھ کر اپنے آپ کو "اہل حدیث" کہلانے میں آخر کیا قباحت ہے؟

آخر لقب "اہل حدیث" اختیار کرنے میں کون سی بدعت ہو گئی جب کہ اس لفظ کا ثبوت خیر القرون سے ملتا ہے۔ باقی اس امتیازی لقب کی ضرورت اس لیے ہوئی کہ دوسرے سبھی فرقے خود کو مسلم کہلاتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے اور سمجھتے ہیں۔ یہ آج کل کی بات نہیں بلکہ ابتدا اور سلف وصالحین کے دور سے ہی ہر فرقہ خود کو مسلمان یا مسلم کہلاتا تھا

آپ ہی انصاف فرمائیں کہ وہ محدثین عظام اور سلف صالحین جو "ما انا علیہ واصحابی" پر عامل تھے وہ اپنے آپ کو آخر کیسے ممتاز کرسکتے؟ بلکہ جناب اب میں تو آج کی بات بتاتا ہوں کہ لباادقات پوچھا جاتا ہے کہ صاحب آپ کس مسلک کے ہیں جب اولاً انھیں جواب دیا جاتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں لیکن وہ پھر سوال کرتے ہیں کہ صاحب مسلمان تو ہم سب ہیں لیکن آپ آخر کس مسلک کے پیروکار ہیں

لیکن جب انھیں جواباً کہا جاتا ہے کہ ہم "اہل حدیث" ہیں تو وہ مطمئن ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اس لقب مبارک کو اپنائے ہوئے ہیں۔ آنجناب کی یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر لقب اہل حدیث اختیار کرنے سے کون سی فرقہ بندی پیدا ہو جاتی ہے اور کس بدعت کا ارتکاب ہوتا ہے؟ باقی اہل حدیث کا اپنے آپ کو فرقہ ناجیہ کہنا اس بنا پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے صرف ایک فرقہ حق پر ہوگا جس کی شناخت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی کہ وہ فرقہ "ما انا علیہ واصحابی" پر عامل ہوگا وہی حق پر ہوگا اور یہ ثابت اظہر من الشمس ہے کہ وہ جماعت صرف اہل حدیث ہی ہے جس کا امام و پیشوا صرف کتاب وسنت ہے اور اس کو ہی مستند اور قابلِ عمل جانتی ہے۔ سے

لنا الحدیث وراثۃ نبویۃ ولکل محدث بدعۃ احداثۃ

واقعی جماعت اہل حدیث ہی وہ جماعت اور طائفہ منصورہ ہے جو کتاب وسنت پر عمل پیرا ہے۔ بہرحال اگر آپ غور کریں گے تو یہ بات آپ کو مبنی برحقیقت نظر آئے کہ اہل حدیث کوئی خاص مخترعہ فرقہ و مبتدعہ گروہ ہرگز نہیں بلکہ مسلمانوں کی یہی واحد جماعت ہے جو کتاب و سنت پر عمل کرتی ہے اور دیگر فرقوں سے خود کو ممتاز کرنے کی غرض سے اپنا لقب اہل حدیث اختیار کر لیا ہے

باقی رہا قرآن عظیم کا ہم کو مسلم کہنا تو یہ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں اور ہم ہی کہتے ہیں کہ ہم بفضل خدا مسلم ہیں بھلا اس لفظ سے کون انکار کر سکتا ہے البتہ ہم نے محض امتیاز کی خاطر یہ لفظ اہل حدیث اختیار کر لیا ہے اس سے یہ لازم ہرگز نہیں آتا کہ اصل مسلم کا نام جو خداوند قدوس نے مقرر کیا ہے اس سے انکار یا انحراف کرتے ہیں ان دونوں باتوں میں اچھی طرح سے غور کر کے ان کا واضح فرق معلوم کیا جا سکتا ہے! فتدبروا

اس کے باوجود بھی اگر سائل کا اصرار ہے کہ لقب "اہل حدیث" کا کوئی ثبوت نہیں اور ہماری "جماعت المسلمین" کا ثبوت ہے اور لفظ اہل حدیث بدعت ہے۔ باقی المسلمین کا ثبوت ہے تو جواباً گزارش کروں گا کہ محترم! اگر آپ کے زعم کے مطابق لقب اہل حدیث کا ثبوت نہیں تو خود آپ کی جماعت المسلمین کا بھی کوئی ثبوت نہیں قرآن حکیم نے تو صرف "ھو سماکم المسلمین" (الحج پ ۱۷ ع ۱۰) یعنی تمھارا نام "المسلمون" رکھا ہے، پھر بھلا آپ نے لفظ "جماعت" کا ابتدا

ہیں کیوں ٹانکا لگا رکھا ہے؟ آپ کو صرف "المسلمون" یا "المسلمین" کے نام سے مشہور کرانا چاہیے تھا آخر لفظ جماعت کی پیوندکاری کی بدعت کا کیسے ارتکاب کیا۔

ہاں "جماعت المسلمین" والے اپنی تائید میں ایک روایت صحیح بخاری شریف کی آگے پیچھے سے چھوڑ کر پیش کرتے ہیں اور لوگوں کو مغالطہ دیتے ہیں کہ لوجی ہم نے تو اپنی تائید میں ایک صحیح حدیث سے پیش کردی ہے۔ یہ دوست اپنے ثبوت کے لیے صرف یہ ٹکڑا پیش کرتے ہیں "فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک قال تلزم جماعت المسلمین وامامهم"

اگر منصفانہ اور حقیقت پسندانہ نظر سے دیکھا جائے اور حدیث کے سیاق و سباق کو پیش نظر رکھا جائے تو ان دوستوں کی یہ دلیل تار عنکبوت سے زیادہ کمزور نظر آئے گی چونکہ درحقیقت اس حدیث سے ترکیب اضافی کا پورا مفہوم مراد ہے یعنی ایسے وقت میں تم مسلمانوں کی جماعت سے چمٹ جاؤ اور ان سے الگ نہ ہونا جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ من شذ شذ فی النار ہاں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ "التزام المسلمین" تو اس کا یہ مطلب ہو سکتا تھا کہ مسلمانوں میں شامل رہو یعنی مسلمانوں کے کام کرتے رہو صرف آپ کے ارشاد گرامی کا مقصد تھا کہ تم مسلمانوں کی جماعت سے منسلک رہنا، چونکہ اگر کوئی آدمی بھی ہے اور صوم و صلاۃ کا پابند ہونے کے ساتھ ساتھ جمیع فرائض سرانجام لاتا ہے لیکن وہ جماعت المسلمین سے علیحدہ زندگی بسر کرتا ہے تو گو وہ ایک بڑے گناہ کا تو ارتکاب کرتا ہے لیکن مسلم ضرور ہے اسے مسلمانی یا اسلام سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔

آپ کے ارشاد گرامی کا مطلب ہے کہ جب تک افراد امت مل کر کتاب و سنت کی روشنی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں تو اس کا ساتھ نہ چھوڑنا چاہیے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کا مطلب یہ ہوتا کہ اس وقت اپنی جماعت علیحدہ تشکیل دے کر اس کا نام ہی جماعت المسلمین رکھ لینا تو آپ "التزم الجماعت" نہ فرماتے بلکہ فرماتے "التزم مع جماعت المسلمین" چنانچہ ہم وہ حدیث پوری کی پوری نقل کر دیتے ہیں آپ خود فیصلہ کریں۔

"انه سمع حذیفة من الیمان یقول کان الناس یسألون رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الخیر وکنت اسأله عن الشر مخافة ان یدرکنی فقلت یا رسول الله انا کنا فی الجاهلیة وشر فجاءنا

الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دَخَنٌ قلت وما دخنه قال قوم يهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر قال قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة على ابواب جهنم من اجابهم اليها قذفوه فيها قلت يا رسول الله صفهم لنا قال هم من جلدتنا ويتكلمون بالسنتنا قلت فما تأمرني ان ادركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرة حتى يدركك الموت وانت على ذلك (الصحيح البخاری ج۲ ص۱۰۴۹ مطبع مجتبائی ۔ کتاب الفتن باب کیف الامر لم تکن جماعۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے زمانہ کا ذکر فرما رہے ہیں جس میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو جہنم کی طرف بلائیں گے یعنی ایسے اعمال و اعتقادات کی طرف دعوت دیں گے جن کا انجام جہنم کی آگ ہوگی اس پر حضرت حذیفہؓ نے جب ایسے لوگوں کی صفات پوچھیں تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ان کی یہ یہ صفات ہوں گی جس پر صحابی نے فرمایا کہ اگر ایسا زمانہ آئے تو اس زمانہ میں کیا کیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا الستزم جماعۃ المسلمین وامامھم یعنی پھر اس وقت تم مسلمانوں کی جماعت اور اس کے امام کے ساتھ رہنا اور ان سے الگ نہ ہونا ۔ یہ عبارت واضح طور پر بتا رہی ہے کہ جماعت سے منسلک رہنا اور جماعت سے علیحدگی اختیار نہ کرنا اس سے یہ بات ہرگز ثابت نہیں کی جا سکتی کہ ایسے دور میں تم ایک جماعت قائم کرکے اس کا نام جماعت المسلمین رکھنا ۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت حذیفہؓ پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ! اگر ایسی جماعت اور اس کا امام ہی نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے جس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "فاعتزل" کا ارشاد فرمایا یعنی اگر جماعتی نظام ہی نہ ہو تو پھر تم بالکل علیحدہ ہو جانا گو تمہیں جنگل کے درختوں کی جڑیں ہی کیوں کا کھانی پڑیں ۔ یعنی دوسرا کوئی کھانا ہی میسر نہ ہوتا ہو تم علیحدہ رہنا، بہرحال یہاں سے نظام جماعت قائم رکھنے کا حکم ہو رہا ہے لیکن ستم ظریفی تو یہ ہے کہ ہمارے دوست کہتے ہیں کہ اپنی جماعت کا نام جماعت المسلمین رکھیں ۔ ہاں اگر یہ حضرات مصر ہیں کہ ہیں

تو اپنی جماعت کا نام وہی رکھنا ہے جو کتاب و سنت سے ثابت ہے تو جماعت کا پیوند پھینک کر صرف "المسلمون" یا "المسلمین" کا نام رکھ لینا چاہیئے۔

اور ہم یقین سے کہتے ہیں کہ بفضل خدا ہم مسلم ہیں باقی اہل حدیث کا لقب بطور امتیاز کے اختیار کیا ہے۔

یہ بھی عجیب بات ہے آخر سائل ان علماء کرام کے نام بھی تحریر کر دیتے اور فرماتے کہ یہ یہ شرک یا بدعت کی باتیں کرتے ہیں۔ غالباً سائل نے کسی عالم سے یہ کہتے ہوئے سنا ہوگا کہ فلاں فلاں کام شرک و بدعت ہے پھر وہی کام کسی دوسرے عالم کو کرتے دیکھا ہوگا اور اس سے یہ فرض کر لیا ہوگا کہ علماء ایک دوسرے کو مبتدع و مشرک کہتے ہیں حالانکہ ہر آدمی کی الگ تحقیق ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ ایک آدمی جو کام کرتا ہے اسے اس کا کتاب و سنت سے ثبوت مل گیا ہوگا۔ دوسرا جس کو دلیل نہیں ملی وہ آخر کیسے مجرم ہو گیا؟

مثلاً حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ضحیٰ کی نماز کو بدعت کہتے ہیں حالانکہ دوسرے کئی اصحاب سے صلوٰۃ الضحیٰ پڑھنے کا ثبوت موجود ہے یہ بات صحیح حدیث سے بھی ثابت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت نے صلوٰۃ الضحیٰ ترک نہ کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور خود آپؐ سے نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے مثلاً فتح مکہ کے موقع پر آپ سے آٹھ رکعت صلوٰۃ الضحیٰ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے (صحیح بخاری وغیرہ)

اب کیا حضرت ابن عمر کا دلیل معلوم نہ ہونے کے باعث صلوٰۃ الضحیٰ کو بدعت کہنے سے دوسرے صحابی بدعتی ہو گئے؟ جواب سے قبل سوچ لیں کہ اس جواب کی زد کہاں تک جائے گی۔ بہرکیف اگر ایک عالم دوسرے کسی عالم کے کام کو بدعت کہتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اب تک اس کی وجہ اور دلیل معلوم نہیں ہو سکی۔ اگر یہی طریقہ اور طریقۂ استدلال ہے تو ع

کار طفلاں تمام خواہد شد

بہرکیف بات واضح ہے کہ ہم نے اہل حدیث کا لقب صرف بطور امتیاز کے اختیار کیا ہے یہی سبب ہے کہ امام المحدثین ابو عبداللہ البخاری امام احمد بن حنبل اور امام شافعیؒ سب کے سب خود کو اہل حدیث کہتے رہے ہے کہ انھیں معلوم نہیں تھا کہ ہمارا نام تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تو "المسلمون" رکھا ہے؟

ان کان سید عاکون اھل حدیث فلیشھد ھذا الثقلان الی مبتدع

اصحاب الحدیث یا اہل حدیث کو ایک فرقہ سمجھنا سراسر بے انصافی اور حقائق سے چشم پوشی ہے یہ وہ تحریک ہے جس نے صرف قرآن و حدیث ہی کو اپنا لائحہ عمل بنایا اور ان لوگوں کی سخت مزاحمت کی جنہوں نے کتاب و سنت کی موجودگی میں مروجہ فقہوں سے ہدایت اور رہنمائی طلب کی اور ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوسرے اماموں کے سہارے ڈھونڈھے جماعت اہل حدیث نے کتاب و سنت کی حفاظت اور خدمت کر کے اپنے ماضی میں تابناک مثالیں چھوڑی ہیں۔ حدیث اور علم حدیث کی جو خدمت اس جماعت نے کی ہے وہ تاریخ میں سنہرے باب کا اضافہ ہے اس طائفہ نے کٹھن سے کٹھن موقع پر بھی ہر چیلنج کو قبول کر کے ہر مسئلہ کا کتاب و سنت سے حل پیش کیا ہے اور اس گروہ کو رب العزت نے خالص قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق بخشی ہے کسی نے خوب کہا ہے ؎

اھل الحدیث عصابۃ الحق   فازوا بدعوۃ سید الخلق